

عمر ابن خطاب نے کہا: علی رضی اللہ عنہ میرے اور تمام مومنین کے مولا
ہیں

<?xml encoding="UTF-8">



بَابُ فِي قَوْلِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : عَلِيٌّ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ

(فرمان صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما : علی رضی اللہ عنہ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہیں)

۶۵. عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ فَنُودِيَ فِينَا الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَ كُسِحَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ : أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أُولَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ؟ قَالُوا : بَلَى، قَالَ : فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَآلَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَالَ : فَلَقِيَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ : هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ وَ أَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے وادی غدیر خم میں قیام کیا۔ وہاں نماز کے لیے اذان دی گئی اور حضور نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں کل مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا : کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے عرض کیا : کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : ”جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اُسے تو دوست رکھ جو اُسے (علی کو) دوست رکھے اور اُس سے عداوت رکھ جو اُس سے عداوت رکھے۔“ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اُن سے کہا : ”اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۶۵ : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴ / ۲۸۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۲ / ۷۸، الحديث رقم : ۱۲۱۶۷.

۶۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشْرَةَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّينَ شَهْرًا، وَ هُوَ يَوْمٌ غَدِيرٍ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ : أَلَسْتُ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالُوا : بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : بَخْ بَخْ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (۶۰) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : کیا میں مؤمنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا : کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا : مبارک ہو! اے ابن ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی : ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۶۶ : أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۳ / ۳۲۴، و خطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ۸ / ۲۹۰، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵ / ۱۷۶، ۱۷۷، و ابن كثير في البداية والنهاية، ۵ / ۴۶۴، و رازی في التفسير الكبير، ۱۱ / ۱۳۹.

۶۷. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : وَ قَدْ نَزَعَهُ رَجُلٌ فِي مَسْأَلَةٍ، فَقَالَ : بَيْنِي وَ بَيْنَكَ هَذَا الْجَالِسُ، وَ أَشَارَ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ : هَذَا الْأَبْطَنُ! فَتَهَضَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مَجْلِسِهِ وَ أَخَذَ بِتَلْبِيئِهِ حَتَّى شَأَلَهُ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ : أَتَذَرِي مَنْ صَغَّرْتَ، مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ! رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ کسی معاملہ میں جھگڑا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا آدمی فیصلہ کرے گا۔۔۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی طرف اشارہ کیا۔ - تو اس آدمی نے کہا : یہ بڑے پیٹ والا (ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا)! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے، اسے گریبان سے پکڑا یہاں تک کہ اسے زمین سے اوپر اٹھا لیا، پھر فرمایا : کیا تو جانتا ہے کہ تو جسے حقیر گردانتا ہے وہ میرے اور ہر مسلمان کے مولیٰ ہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۶۷ : أخرجه محب الدين الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ۳ / ۱۲۸.

۶۸. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ جَاءَهُ أَغْرَابِيَانِ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ لِعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَبَا الْحَسَنِ! فَقَضَىٰ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : هَذَا يَقْضِي بَيْنَنَا! فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَخَذَ بِتَلْبِيئِهِ، وَقَالَ : وَيْحَكَ! مَا تَذَرِي مَنْ هَذَا؟ هَذَا مَوْلَايَ وَمَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو بڈو جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : اے ابوالحسن! ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ (کیا) یہی ہمارے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے رہ گیا ہے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر فرمایا : تو ہلاک ہو! کیا تو جانتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور ہر مؤمن کے مولا ہیں (اور) جو ان کو اپنا مولا نہ مانے وہ مؤمن نہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۶۸ : أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ۳ / ۱۲۸، و محب الدين احمد الطبري في ذخائر العقبي في مناقب ذوى القربى، : ۱۲۶.

۶۹. عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : عَلِيٌّ مَوْلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے مولا ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے مولا ہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۶۹ : أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ۳ / ۱۲۸، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵ / ۱۷۸.

۷۰. عَنْ سَالِمٍ قِيلَ لِعُمَرَ : إِنَّكَ تَصْنَعُ بِعَلِيٍّ شَيْئًا مَا تَصْنَعُهُ بِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : إِنَّهُ مَوْلَايَ. رَوَاهُ مُحِبُّ الدِّينِ أَحْمَدُ الطَّبْرِيُّ.

”حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا : (کیا وجہ ہے کہ) آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا (امتیازی) برتاؤ کرتے ہیں جو آپ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے (عموماً) نہیں کرتے؟ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا : وہ (علی) تو میرے مولا (آقا) ہیں۔ اسے محب الدین طبری نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ٧٠ : أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ٣ / ١٢٨، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ١٧٨.

٧١. عَنْ سَعْدٍ قَالَ : لَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ وَ عَمْرٌ ذَلِكَ (حَدِيثَ الْوَلَايَةِ) قَالَ : أَمْسَيْتَ يَا بَنَ أَبِي طَالِبٍ؟ مَوْلِي كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ الْمُنَاوِيُّ.

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیا ن کرتے ہیں جب حضرت ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے حدیث ولایت سنی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے : اے ابن ابی طالب! آپ ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔ اسے مناوی نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ٧١ : أخرجه المناوي في فيض القدير، ٦ / ٢١٨.